دل کی بات

اس وقت انتخابی سیاست عروج پر ہے، اور انتخابی مہم زوروں پر! انتخابی اکھاڑے میں آئی جے آئی اور پی ڈی اے ہی دو بڑے حریف ہیں۔ نگران حکومت اور پاک فوج کی طرف سے بار بار یقین دہانیوں کے بعد سیاست دانوں کو کچھ اعتماد سا ہوا ہے کہ ۲۴ اکتوبر کو واقعی انتخابات ہوں گے۔ جوں جوں انتخابات قریب آرہے ہیں صورتِ حال بھی بدلتی جا رہی ہے۔ سیٹوں کی تقسیم کے مسئلے پر دونوں متحارب اتحاد انتشار و تفریق کا شکار ہیں۔

ادھر جماعتِ اسلامی، درخواستی گروپ، اور نیازی گروپ کچھ نالاں و ترساں ہیں تو اُدھر ساجد نقوی پریشان حال اور "تیسری دنیا" اپنی جگہ متفکر ہے!

انتخابی مہم کے ساتھ ساتھ "احتساب" کا عمل بھی جاری ہے جو براہِ راست انتخابی عمل پر اثر انداز ہو رہا ہے اس کی سست رفتاری اور بعض ریفرنسوں کے ناقص ہونے کے سبب انتخابی مہم مزاحمتی تحریک میں بدلتی نظر آرہی ہے۔ قرائن بتاتے ہیں کہ پی پی پی کی قیادت ملک کو کسی تحریک سے دوچار کرنے کے موڈ میں ہے کہ یہ اس کی آمرانہ سوچ کا ایک حصہ ہے، اور بظاہر عوامی جمہوری اتحاد اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

ملکی سیاست میں لسانی، علاقائی، خاندانی اور گروہی تعصبات اس بری طرح سرایت کر چکے ہیں کہ تشدد اور سیاست لازم و ملزوم ہو گئے ہیں، زبان و قلم کی جگہ کلاشنکوف نے لی ہے۔ سیاسی جماعتوں میں اجرتی کارکنوں کی بہتات ہو گئی ہے۔ اسلحہ بے پناہ ہے اور اس کے آزادانہ استعمال کا رجحان بڑھ گیا ہے۔ ان حالات میں اگر کوئی تحریکی صورت پیدا ہوتی ہے تو ملک کو خانہ جنگی کی صورت میں تباہی و ہلاکت خیزی کے طوفان میں دھکیلنے کی سازش خدانخواستہ کامیاب ہونے کا خطرہ ہے۔

موجودہ سیاسی فضا میں بیرونی مداخلت کا پہلو بھی انتہائی افسوسناک ہے۔ امریکی سفیر اوکلے کا بیان اور فرانس کی طرف سے پاکستان کی دفاعی ضروریات کو بے نظیر کے وجود سے مشروط کرنا ہمارے ملکی معاملات میں واضح مداخلت ہے کیا یہ بات درست ہے کہ بے نظیر امریکہ و فرانس کے مفادات کے تحفظ کے لئے سیاست کر رہی ہیں؟

جہادِ افغانستان، خلیج کا بحران اور جہادِ کشمیر پر سابق وزیر اعظم کا مؤقف اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ انہوں نے بھارت اور دیگر ملکوں کے مفادات کے تحفظ کو پاکستان کی بقا اور مفاد پر ترجیح دی، امریکہ و فرانس اور دیگر مغربی ممالک سابق وزیر اعظم کو دوبارہ برسرِ اقتدار لانے کے لئے جو راستہ ہموار کر رہے ہیں اس سے یہ بات واضح ہے کہ یہ ممالک بھانپ چکے ہیں کہ پاکستانی عوام (کالانعام) کو تہذیبی انقلاب کی یلغار سے ہی ممکنہ اور مطلوبہ حد تک گمراہ کیا